جلسہ سالانہ کی اہمیت

مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب، افسر جلسہ گاہ جرمنی

ہمارے محبوب آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی جگہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بابرکت تذکرہ کے لئے کوئی مجلس منعقد ہوتی ہے تو فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس بابرکت مجلس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ایسی مجلس میں شامل ہونے والے سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی برکتوں سے بھرپور حصہ پاتے ہیں حتیٰ کہ اتفاقاً اس مجلس میں آ کر بیٹھ جانے والا بھی اس نیک مجلس کی برکتوں سے محروم نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو جلسہ سالانہ کی صورت میں ایسی پاکیزہ مجالس منعقد کرنے کی توفیق ملتی ہے اور ان بابرکت جلسہ ہائے سالانہ میں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے جس کی بنیاد سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خالصۃً تائیدِ الٰہی سے رکھی اور اس کی غیر معمولی اہمیت اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

نیز فرماتے ہیں: ''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جلسہ شعائر اللہ میں سے ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس میں صحیح طور

پر شمولیت برکات اور انوارِ الٰہی کا موجب ہے اور اس میں نقص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور روحانی زنگ کا موجب ہے۔ اس لئے میں تمام دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں جہاں تک ہوسکے اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کریں اور جو دوست ان کے ساتھ آئے ہیں انہیں بھی تحریک کریں اور توجہ دلاتے رہیں کہ وہ صحیح طور پر اپنے اوقات صرف کریں۔ (انوارالعلوم جلد 2 صفحہ 389)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے مقصد کے حصول کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہاں جو لوگ آئے ہیں وہ خالصۃً للہ آئے ہیں اور اسی سوچ کے ساتھ آنا چاہیے۔ ان کے آنے کا ایک للّٰہی مقصد ہے۔ دینی اور علمی اور روحانی پیاس کو بجھانے کے لیے آئے ہیں یا اس کے حصول کے لیے آئے ہیں اور یہ مقصد جیسا کہ مَیں نے کہا یہی ہونا چاہیے۔ تو پھر آپس کے تعلقات کو بھی ہر ایک کو بہتر کرنا چاہیے اور رنجشوں اور نفرتوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جلسے میں آکر اس مقصد کو پورا کرنے کی بھی کوشش ہونی چاہیے کہ 'دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے''۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس اس محبت کے حصول کے لیے جلسے کے پروگرام میں خاص طور پر شامل ہوں اسے سنیں، غور کریں۔ جلسے کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ذکرِ الٰہی کرتے رہیں اور نماز باجماعت خاص فکر اور توجہ سے ادا کریں اور نوافل اور تہجّد پڑھنے کی طرف بھی توجہ دیں۔ خاص طور پر جن کا یہاں قیام ہے وہ اس ماحول کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اپنی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور جو صبح سے لے کر شام تک آتے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو جلسے کا مقصد ہے اور وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھائی جائے۔ اور یہ بہت بڑا کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت ہمارے دلوں پر غالب آجائے۔ اگر جلسے میں شامل ہونے والے اس مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کی بھرپور کوشش کریں گے تو سمجھیں آپ نے اپنے مقصد کو پالیا، جلسے میں آنے کا مقصد پورا ہوگیا اور پھر رہائش اور کھانا تو ضمنی چیزیں بن جائیں گی۔ اصل مقصد یہ ہوگا کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کو بہتر سے بہتر کرنا ہے، اس کو ترقی دینی ہے۔ اگر یہ حاصل ہوگیا تو جیسا کہ مَیں نے کہا جلسے پر آنے کے مقصد کو پالیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 2019ء صفحہ 5 تا 8)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونے کی خاص تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں''۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 341)

جلسہ سالانہ میں شرکت بہت سی برکات اور روحانی فوائد لئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ رَبّانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ اَرحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان کو بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی..... اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو ان شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352-351)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہوسکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دُنیا آرام پائے گی۔ تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے۔ جس سے آئندہ نئی نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اُس کی رحمت کی بارش برسے گی تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں''۔ (انوارالعلوم جلد 12 صفحہ 548)

ان ایام میں جلسہ کی کارروائی کی طرف توجہ رکھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور موثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن

کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 143-142۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’کوشش کرنی چاہیے کہ جلسے کی کارروائی خاموشی اور توجہ سے سنیں اور یہ نہیں کہ بعض تقریریں سنیں اور بعض نہ سنیں۔ اس کے بارے میں پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ جلسے میں آ کے بیٹھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو سختی سے ناپسند فرمایا کہ بعض مقررین کی تقریریں سن لی جاتی ہیں اور ان کی شعلہ بیانیوں کو پسند کیا جاتا ہے اور بعض کو نہیں سنا جاتا۔ مقرّرین بڑی محنت سے تقاریر تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ تمام شاملین کو جلسے کی تمام کارروائی میں شامل ہو کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے‘‘۔ (الفضل انٹرنیشنل 18 اگست 2023ء)

جلسہ سالانہ کے اصل مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے جلسہ سالانہ کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں چند امور مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جلسہ سالانہ کے آغاز سے پہلے یہ ذہن نشین کریں کہ آپ ایک روحانی اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں۔

☆ خاص طور پر اجتماع کے آداب کا خیال رکھیں اور جلسہ کی کارروائی کو خاموشی سے سننے کی کوشش کریں۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں‘‘۔

☆ جلسہ سالانہ کے دوران جلسہ گاہ مسجد کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ لہٰذا مسجد کے آداب اور بالخصوص صفائی کا خیال رکھیں۔

اسی طرح آداب خلافت کو مدّنظر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

☆ کسی بھی تقریر کے دوران آپس میں گفتگو نہ کریں اور اپنے موبائل فون کا استعمال بھی نہ کریں۔

☆ نماز کے بعد تسبیح میں مشغول رہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لے جانے کے بعد پنڈال سے باہر جائیں۔

☆ سٹیج کی طرف رُخ کر کے بیٹھیں اور پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھیں۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ سے وابستہ تمام برکات سے ہمیں وافر حصہ عطا فرمائے۔ ہم سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام نصائح پر عمل کرنے والے ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی دعاؤں کے وارث بنیں، آمین۔

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے

پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے، نورِ ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دُور دیسوں سے آئے ہوئے، غمزدہ اک بدیس آشیاں کے لئے

دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنے والو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر، اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مِری جو دُعائیں کریں، رنگ لائیں مِرے میہماں کے لئے

میرے آنسو تمہیں دیں رَمِ زندگی، دور تم سے کریں ہرغمِ زندگی
میہماں کو ملے جو دمِ زندگی، وہی اَمرت بنے میزباں کے لئے

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو، قرۃالعین ہو سارباں کے لئے

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی، تم کو مولیٰ نے توفیق پرواز دی
پر کریں، پرشکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمک دشمناں کے لئے

اُن کی چاہت میرا مدعا بن گیا، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بالیقیں اُن کا ساتھی خدا بن گیا، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے

حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں، پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقط ایک رستہ جو آزاد ہے، یورشِ سیلِ اشکِ رواں کے لئے

بن کے تسکین خود اُن کے پہلو میں آ، لاڈ کر، دے اُنہیں لوریاں، دل بڑھا
دُور کر بد بَلا یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کے لئے؟

(کلام طاہرؒ)